احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 16 جولائی 2001ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 16 جولائی 2001ء، 23 ربیع الثانی 1422 ہجری- 16 وفا 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 158

دو تاریخی اشعار

غزوہ احد کے قریب زمانہ میں دشمنوں نے دس صحابہ کو ظالمانہ طور پر شہید کردیا- ان میں سے ایک صحابی حضرت خبیبؓ نے شہادت سے قبل دو نفل ادا کئے اور دو شعر کہے جن کا ترجمہ یہ ہے-

جب میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جاؤں تو مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ میں کس پہلو پر گرتا ہوں- میری یہ سب قربانی اللہ کی رضا کے لئے ہے وہ اگر چاہے گا تو میرے ریزہ ریزہ اعضا میں بھی برکت ڈال دے گا-

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع حدیث نمبر 3777)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے متعلق فرماتے ہیں:

اس زمانہ میں اگرچہ آسمان کے نیچے طرح طرح کے ظلم ہو رہے ہیں- مگر جس ظلم کو ابھی میں ذیل میں بیان کروں گا وہ ایک ایسا دردناک حادثہ ہے کہ دل کو ہلا دیتا ہے اور بدن پر لرزہ ڈالتا ہے-

(تذکرۃ الشہادتین- روحانی خزائن جلد 20 ص 3)

مرحوم نے ہر ایک مرتبہ توبہ کرنے کی فہمائش پر توبہ کرنے سے انکار کیا تو امیر نے ان سے مایوس ہو کر اپنے ہاتھ سے ایک لمبا چوڑا کاغذ لکھا اور اس میں مولویوں کا فتویٰ درج کیا اور اس میں یہ لکھا کہ ایسے کافر کی سنگسار کرنا سزا ہے- تب وہ فتویٰ اخوندزادہ مرحوم کے گلے میں لٹکا دیا گیا- اور پھر امیر نے حکم دیا کہ مرحوم کے ناک میں چھید کر کے اس میں رسی ڈال دی جائے- اور اسی رسی سے مرحوم کو کھینچ کر مقتل یعنی سنگسار کرنے کی جگہ تک پہنچایا جائے چنانچہ اس ظالم امیر کے حکم سے ایسا ہی کیا گیا- اور ناک کو چھید کر سخت عذاب کے ساتھ اس میں رسی ڈالی گئی- تب اسی رسی کے ذریعہ سے مرحوم کو نہایت ٹھٹھے ہنسی اور گالیوں اور لعنت کے ساتھ مقتل تک لے گئے- اور امیر اپنے تمام مصاحبوں کے ساتھ اور مع قاضیوں مفتیوں اور دیگر اہلکاروں کے یہ دردناک نظارہ دیکھتا ہوا مقتل تک پہنچا- اور شہر کی ہزار ہا مخلوق جن کا شمار کرنا مشکل ہے- اس تماشا کے دیکھنے کے لئے گئی- جب مقتل پر پہنچے تو شہزادہ مرحوم کو کمر تک زمین میں گاڑ دیا- اور پھر اس حالت میں جبکہ وہ کمر تک زمین میں گاڑ دیئے گئے تھے- امیر ان کے پاس گیا اور کہا کہ اگر تو قادیانی سے جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے- انکار کرے تو اب بھی میں تجھے بچا لیتا ہوں- اب تیرا آخری وقت ہے اور یہ آخری موقعہ ہے جو تجھے دیا جاتا ہے اور اپنی جان اور اپنے عیال پر رحم کر- تب مرحوم نے جواب دیا کہ نعوذ باللہ سچائی سے کیونکر انکار ہو سکتا ہے- اور جان کیا حقیقت ہے اور عیال و اطفال کیا چیز ہیں- جن کے لئے میں ایمان کو چھوڑ دوں- مجھ سے ایسا ہرگز نہیں ہوگا اور میں حق کے لئے مروں گا- تب قاضیوں اور فقیہوں نے شور مچایا کہ کافر ہے کافر ہے اس کو جلد سنگسار کرو- اس وقت امیر اور اس کا بھائی نصراللہ خان اور قاضی اور عبدالاحد کمیدان یہ لوگ سوار تھے اور باقی تمام لوگ پیادہ تھے- جب ایسی نازک حالت میں (-) مرحوم نے بار بار کہہ دیا کہ میں ایمان کو جان پر مقدم رکھتا ہوں- تب امیر نے اپنے قاضی کو حکم دیا کہ پہلا پتھر تم چلاؤ- کہ تم نے کفر کا فتویٰ لگایا ہے قاضی نے کہا کہ آپ بادشاہ وقت ہیں- آپ چلاویں- تب امیر نے جواب دیا کہ شریعت کے تم ہی بادشاہ ہو اور تمہارا ہی فتویٰ ہے اس میں میرا کوئی دخل نہیں- تب قاضی نے گھوڑے سے اتر کر ایک پتھر چلایا جس پتھر سے (-) مرحوم کو زخم کاری لگا اور گردن جھک گئی پھر بعد اس کے بدقسمت امیر نے اپنے ہاتھ سے پتھر چلایا- پھر کیا تھا اس کی پیروی سے ہزاروں پتھر اس (-) پر پڑنے لگے اور کوئی حاضرین میں سے ایسا نہ تھا جس نے اس (-) مرحوم کی طرف پتھر نہ پھینکا ہو- یہاں تک کہ کثرت پتھروں سے (-) مرحوم کے سر پر ایک کوٹھہ پتھروں کا جمع ہو گیا-

(تذکرۃ الشہادتین- روحانی خزائن جلد 20 ص 58-59)

تحریک جدید خصوصی توجہ کی مستحق ہے

○ اس لئے کہ

1- بیرونی ممالک میں اعلائے کلمہ حق کی جملہ ذمہ داریاں تحریک جدید کے سپرد ہیں-

2- اس کے ذریعہ نظام نو کا قیام عمل میں آنا ہے-

3- اس میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا ثواب رکھتا ہے-

4- اس کے ذریعہ مادہ پرست ممالک میں توحید اور تاریک براعظم کہلانے والے حصہ میں تعلیم کی روشنی پھیلائی جارہی ہے اور طبی امداد کے تحت دکھی انسانیت کی بھرپور خدمت کی جا رہی ہے-

لہٰذا تحریک جدید کے لئے مالی قربانی پیش کرتے ہوئے اس کی عظمت اور افادیت کا پورا پورا خیال رکھئے-

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

دورہ نمائندہ الفضل

۞ ادارہ الفضل مکرم محمد شریف صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر کو جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع حافظ آباد اور ضلع گوجرانوالہ کے لئے بھجوا رہا ہے-

(i) توسیع اشاعت (ii) نئے خریدار بنانا (iii) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی (iv) الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایا جات کی وصولی- احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے-

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

ضروری اعلان

۞ قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ مضامین اعلانات اور خبروں کی اشاعت کے لئے ایڈیٹر الفضل سے رابطہ فرمائیں-

☆ چندہ، خریداری، پتہ کی تبدیلی، اخبار کی ترسیل اور اشتہارات وغیرہ کے سلسلہ میں مینیجر الفضل سے رابطہ فرمائیں-

پتہ یہ ہے- (دفتر الفضل دارالنصر غربی ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ 20 جولائی 2001ء

12-05 a.m	اردو کلاس نمبر 225
1-30 a.m	مجلس سوال وجواب
2-30 a.m	دستاویزی پروگرام
3-55 a.m	ہومیوپیتھی کلاس
3-55 a.m	کوئز: تاریخ احمدیت
4-30 a.m	چائنیز سیکھئے
5-05 a.m	تلاوت-درس حدیث-خبریں
5-45 a.m	چلڈرنز کارنر
6-50 a.m	مجلس عرفان
7-50 a.m	لجنہ میگزین
8-15 a.m	دستاویزی پروگرام
9-00 a.m	اردو کلاس نمبر 226
10-10 a.m	ایم ٹی اے سپورٹس (کبڈی)
11-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس حدیث
12-00 p.m	سرائیکی پروگرام
12-35 p.m	تقریر
1-10 p.m	لجنہ میگزین
1-45 p.m	ایم ٹی اے ورائٹی
2-10 p.m	اردو کلاس
3-20 p.m	انڈونیشین سروس
3-55 p.m	بنگالی سروس
4-15p.m	ایم ٹی اے سپورٹس
4-50 p.m	نظم-درود شریف
5-00 p.m	خطبہ جمعہ (لندن سے براہ راست)
6-00 p.m	تلاوت-خبریں
6-25 p.m	مجلس عرفان
7-25 p.m	دستاویزی پروگرام
8-00 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
8-55 p.m	چلڈرنز کارنر
9-55 p.m	جرمن سروس
11-00 p.m	تلاوت-درس حدیث
11-15 p.m	فرانسیسی پروگرام

ہفتہ 21 جولائی 2001ء

12-00 a.m	اردو کلاس
1-30 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
2-30 a.m	دستاویزی پروگرام
3-00 a.m	مجلس عرفان
3-45 a.m	لجنہ میگزین
4-15 a.m	ایم ٹی اے سپورٹس (کبڈی)
5-00 a.m	تلاوت-خبریں-درس حدیث
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-20 a.m	کہکشاں
7-00 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
8-00 a.m	جرمن ملاقات
9-00 a.m	اردو اسباق
10-00 a.m	لقاء مع العرب نمبر 357
11-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس حدیث
12-00 p.m	ایم ٹی اے ماریشس
1-05 p.m	تبرکات: حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی تقریر
2-00 p.m	لقاء مع العرب نمبر 357
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	اردو اسباق
4-30 p.m	چلڈرنز کارنر
5-05 p.m	تلاوت-خبریں
5-30 p.m	بنگالی سروس
6-30p.m	جرمن ملاقات
7-35 p.m	کمپیوٹر سب کے لئے
8-10 p.m	کوئز: خطبات امام
8-55 p.m	چلڈرنز کلاس
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت-فرانسیسی پروگرام

اتوار 22 جولائی 2001ء

12-00 a.m	لقاء مع العرب نمبر 357
1-00 a.m	عربی پروگرام
1-30 a.m	جرمن ملاقات
2-30 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
3-05 a.m	چلڈرنز کلاس
4-00 a.m	کوئز: خطبات امام
4-35 a.m	اردو اسباق نمبر 3
5-05 a.m	تلاوت-خبریں
5-30 a.m	چلڈرنز کارنر
6-30 a.m	درس القرآن
8-00 a.m	ہماری کائنات
8-30 a.m	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
9-30 a.m	دستاویزی پروگرام
9-50 a.m	اردو کلاس نمبر 227
11-05 a.m	تلاوت-خبریں
12-00 p.m	درس القرآن نمبر 3
1-30 p.m	چائنیز پروگرام
2-00 p.m	اردو کلاس نمبر 227
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	چلڈرنز کارنر
5-05 p.m	تلاوت-خبریں
5-30 p.m	بنگالی سروس
6-30 p.m	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
8-00 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
9-30 p.m	چلڈرنز کارنر
10-00 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-10 p.m	انگلش پروگرام

الفضل کے ایڈیٹرز

(1) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب 18 جون 1913 تا 20 مارچ 1914ء

(2) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب 21 مارچ 1914 تا 27-اگست 1914ء

(3) حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب 28-اگست 1914ء

(4) محترم ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی

(5) محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب 11 جنوری 1916ء

(6) حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب

(7) محترم خواجہ غلام نبی صاحب 4 جولائی 1916ء سے 17 نومبر 1946ء تک

(8) محترم روشن دین تنویر صاحب 18 نومبر 1946ء سے 3 مئی 1971ء تک

(9) محترم مسعود احمد صاحب دہلوی 4 مئی 1971ء سے 27 نومبر 1989ء تک

(10) محترم نسیم سیفی صاحب 28 نومبر 1989ء سے 10 مارچ 1998ء تک

(11) محترم عبدالسمیع خان صاحب 11 مارچ 1998ء۔

جرمنی میں احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی سرگرمیاں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے جرمنی میں قائم ہونے والی احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن تیزی سے اپنے تنظیمی مراحل طے کرنے کے ساتھ ساتھ میدان عمل میں بھی اتر چکی ہے۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسوسی ایشن کو کمپیوٹر کے جدید سیمینار منعقد کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اس سلسلہ میں ناصر باغ (گروس گیراؤ) میں جولائی 2000ء میں MCSE کی تیاری کے سلسلہ میں کلاسز لگائی گئیں۔ آجکل بیت القیوم Nieder-Eichbach فرینکفرٹ میں بھی ایسی کلاسیں جاری ہیں۔ احمدی طلباء و دیگر پیشہ ور احباب ان کلاسز سے غیر معمولی طور پر مستفید ہو رہے ہیں۔ مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب صدر ایسوسی ایشن اور دیگر کارکنان شب و روز ان کلاسز کے انتظام و انصرام میں ہمہ وقت مصروف کار ہیں۔ مکرم طارق کریم عارف صاحب انسٹرکٹر کے فرائض بطریق احسن ادا کر رہے ہیں۔ ایسوسی ایشن ریجن گروس گیراؤ اور لوکل امارت فرینکفرٹ کے امراء اور کارکنان کی شکر گزار ہے کہ انہوں نے ان کلاسز کے لئے انعقاد کے سلسلہ میں ہر ممکن تعاون کر رہے ہیں۔

ہیومینیٹی فرسٹ اور افریقہ میں خدمت انسانیت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہیومینیٹی فرسٹ کو دنیا کے مختلف ممالک میں دکھی انسانیت کے دکھوں کو دور کرنے اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے سلسلہ میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ چنانچہ دسمبر 2000ء میں ہیومینیٹی فرسٹ کے زیر انتظام ایک 'کنٹینر گنی بساؤ (Guine Bissau) (مغربی افریقہ) کے ضرورتمندوں کے لئے بھجوایا گیا جس میں ساڑھے پانچ ٹن چاول، مختلف سائز کے ہزاروں نئے اور پرانے کپڑے اور ایک سو سے زائد گھروں کی چھتوں کی تعمیر کے لئے لوہے کی چادریں (چودہ ٹن وزنی) شامل ہیں۔

اسی طرح عیدالفطر کے موقع پر افریقہ کے دو سو غریب گھرانوں کے لئے ایک ماہ کی خوراک مہیا کی گئی۔ اس کے علاوہ نئے عیسوی سال کے موقع پر کینیا میں مختلف جگہوں پر آنکھوں کے علاج کے لئے فری کیمپس میں آپریشن کی سہولت بھی مہیا کی گئی۔

احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری خدمت انسانیت کی کوششوں کو قبول فرمائے اور ہمیں دکھی انسانیت کی مقبول خدمت کی توفیق عطا ہو۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 12-جنوری 2001ء)

جوگ لینا یا اُداسا کھینچنا آساں نہیں
آتا ہے دھونی رمانا دربدر ہونے کے بعد
خاک سے کمتر سہی لیکن اے مصلح کیا عجب
کیمیا بن جاؤں میں ان کی نظر ہونے کے بعد

مصلح الدین راجیکی

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

اخلاص و وفا کی ایک تاریخی اور لازوال داستان

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی قربانی کے بعد ان کے خاندان پر آنے والے مصائب و مشکلات

محترم سید میر مسعود احمد صاحب

قسط چہارم آخر

سمت جنوبی کے حکمرانوں کا صاحبزادگان سے سلوک

کچھ مدت کے بعد شاہ محمود خان برادر جنرل محمد نادر خان کی شادی امیر امان اللہ خان کی ہمشیرہ قمرالنساء سے ہوگئی۔ یہ شخص سمت جنوبی کا حاکم مقرر ہو کر آیا اور گردیز میں قیام کیا جو صوبہ پکتیا کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ دورہ کرتے ہوئے خوست بھی آیا کیونکہ شکار و تفریح کا دلدادہ تھا سید گاہ کے قریب ایک باغ میں ڈیرہ لگایا۔

بعض وجوہات سے شاہ محمود خان اور اس کی بیوی حضرت صاحبزادہ صاحب کے خاندان سے ناراض ہوگئے۔ چنانچہ وہ راتوں رات ڈیرہ اٹھا کر چلا گیا اور جاتے وقت صاحبزادگان کو دھمکی دے گیا کہ اب میں تمہیں درست کروں گا۔

تھوڑے عرصہ بعد کابل سے اطلاع آئی کہ شاہ محمود خان پکتیا سے کابل واپس چلا آئے۔ افغانستان کے ایک اور مقام پر اس کو بغاوت کے فرو کرنے کے لئے بھجوادیا گیا۔ اور یہ خطرہ ٹل گیا۔

اس کے بعد ایک امیرالدین خان حاکم مقرر ہو کر آئے۔ یہ دراصل گجرات کے رہنے والے تھے اور بڑے اچھے آدمی تھے۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ تمہارے خاندان میں سے کچھ افراد حکومت میں ملازم ہونے ضروری ہیں۔ اس پر میں (یعنی صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب) سیکرٹری اور صاحبزادہ سید محمد طیب جان صاحب بطور صندوق دار یعنی خزانچی مقرر ہوگئے۔ امیرالدین صاحب قریباً تین سال تک خوست میں حاکم رہے اور ہمیں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ اس دوران امیر امان اللہ خان نے سمت جنوبی کا دورہ کیا اور گردیز مقام پر اس نے تقریر کی کہ احمدی اچھے لوگ ہیں کیونکہ جس حکومت کے ماتحت رہتے ہیں اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ میں ان لوگوں کو پسند کرتا ہوں۔

نوٹ از مرتبہ: یہ غالباً 1922ء کا ذکر ہے جب کہ حکومت افغانستان آزادی ضمیر، مذہبی رواداری اور جمہوریت کی دلدادہ تھی اور نہ صرف اس کا اعلان کرتی تھی بلکہ اس کی عملی کوشش بھی تھی کہ افغانستان کے ملانوں کو جو تعصب مذہبی پھیلانے کے ذمہ دار ہیں دبایا جائے اور ایسے قوانین نافذ کئے جائیں جن سے عوام میں آزادی کا شعور ترقی کرے۔ افغانستان کے بعض وزراء اور سیاسی لیڈر جن کی سرفہرست پر سردار محمود خان طرزی تھے اس پالیسی کی بنا کرنے والے اور اسے پروموٹ کرنے والے تھے اور ان کا اثر امیر امان اللہ خان بھی قبول کرتا تھا۔

(قلمی مسودہ صفحہ 73 تا 76۔ روایت صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب)۔ (عاقبۃ المکذبین حصہ اول از قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت صوبہ سرحد صفحہ 79 تا 82) (کتاب زوال غازی مصنفہ عزیز ہندی صاحب صفحہ 314) (رسالہ سوانح مولوی نعمت اللہ خان صاحب مرتب کردہ سید مسعود احمد 2000ء یہ رسالہ بصورت مسودہ خلافت لائبریری ربوہ میں موجود ہے)

احمدیوں کے بارہ میں حکومت افغانستان کے رویہ میں سختی اور مظالم اور تشدد کی کارروائیاں

افغانستان کے سمت جنوبی یعنی خوست پکتیا اور ملحقہ علاقوں میں آباد اقوام مینگل، جدران، چمکنی وغیرہ نے امیر امان اللہ خان کی آزاد پالیسیوں اور اصلاحات کو اپنے خیالات فرسودہ کے مطابق خلاف شریعت و قرآن قرار دے دیا اور امیر امان اللہ خان پر نہ صرف فتویٰ کفر لگایا بلکہ اپنے خیال میں اس کو قادیانی قرار دے دیا۔ اس بغاوت کا سرغنہ ملائے عبداللہ ملائے لنگ اور اس کا داماد ملا عبدالرشید ملائے دبنگ تھے۔ انہوں نے سمت جنوبی کے دوسرے ملاؤں اور پیروں سے مل کر کھلم کھلا آتش فساد اور بغاوت بلند کردی۔ انہوں نے خوست کے احمدیوں کو بھی اس بغاوت میں شریک ہونے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی لیکن احمدیوں نے اپنے اس اصول کے تحت کہ حکومت وقت کے خلاف بغاوت کرنا ان حالات میں جائز نہیں اس میں شمولیت سے معذرت کردی اور اس بغاوت سے الگ رہے۔ اس پر باغیوں نے اس علاقہ کے احمدیوں کی جائیدادوں اور املاک کو لوٹا اور احمدیوں کو لتاڑا اور ان کو ایذائیں دینے لگے۔ اس پر بہت سے احمدی برطانوی ہند کی طرف جانے پر مجبور ہوگئے۔ باغیوں نے یہ بھی مشہور کردیا کہ دراصل امیر امان اللہ خان خود بھی قادیانی ہے اس لئے احمدی اس کے خلاف بغاوت میں شریک نہیں ہوئے اور یہ کہ کابل میں احمدیوں کا مشن مولوی نعمت اللہ خان کی سرکردگی میں موجود ہے۔ اگر امان اللہ خان قادیانی نہیں تو اسے چاہئے کہ چند احمدیوں کو قتل کروائے جیسا کہ اس کے باپ امیر حبیب اللہ خان اور دادا امیر عبدالرحمٰن خان نے قتل و سنگسار کروائے تھے۔

اس پر امیر امان اللہ خان نے سردار علی احمد جان کو نظر بندی سے نکال کر سمت جنوبی میں بغاوت رفع کرنے کے لئے بھجوایا۔ سردار علی احمد جان نے باغیوں سے گفت و شنید کی اور ان کی شرائط قبول کرلیں اور امیر امان اللہ خان نے بھی قرآن مجید کی قسم کھا کر یہ اقرار کیا کہ باغیوں کے لیڈروں کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔ چنانچہ وہ کابل جانے پر رضامند ہوگئے۔ امیر امان اللہ خان نے احمدیوں پر مظالم شروع کروادئے۔ چنانچہ پہلے تو 1924ء میں احمدی مربی مولوی نعمت اللہ خان کو سنگسار کروا دیا۔ پھر دو اور احمدیوں مولوی عبدالحلیم صاحب اور قاری نور علی صاحب کو مورخہ 10 فروری 1925ء کو ایک ہی دن میں سنگسار کروادیا۔ خدا کے فضل سے ان تینوں نے احمدیت کی خاطر بڑی بہادری سے جان دی۔

اگرچہ اس وقت حضرت صاحبزادہ صاحب کا خاندان براہ راست ایذاء دہی سے بچا رہا لیکن آئندہ ان کو بھی ظلم و ستم کا شکار بننا پڑا جس کا ذکر آگے آئے گا۔

(عاقبۃ المکذبین حصہ اول صفحہ 83 تا 101 مصنفہ قاضی محمد یوسف صاحب امیر صوبہ سرحد) (زوال غازی مصنفہ عزیز ہندی صاحب صفحہ 24 و 238) (اخبار الفضل 24 فروری 1924ء صفحہ 1) (اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور مورخہ 17 فروری 1925ء)

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب کے خاندان کے افغانستان سے نکلنے اور ہندوستان میں آنے اور قادیان کی زیارت کرنے کے حالات

اس بارہ میں اخبار الفضل رقمطراز ہے جیسا کہ احباب کرام کو اطلاع دی جاچکی ہے کہ احمدیت پر قربان ہونے والے حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب مرحوم کے دو صاحبزادے جن کے نام سید ابوالحسن صاحب و سید محمد طیب صاحب ہیں چند دن سے قادیان تشریف لائے ہوئے ہیں جنہیں دیکھ کر خوشی اور مسرت کے جذبات کے ساتھ ان کے والد بزرگ کی قربانی کا واقعہ تازہ ہو جاتا اور اس سے خاص جوش پیدا ہوتا ہے۔ صاحبزادگان موصوف کے چہروں پر نجابت اور شرافت کے آثار نمایاں ہیں اور سلسلہ احمدیہ سے اخلاص اور محبت واضح طور پر مشاہدہ کی جاسکتی ہے۔

چونکہ ان کے والد بزرگ کی احمدیت کے لئے قربانی اور جانثاری کے واقعہ کے ساتھ جماعت احمدیہ کے پاک جذبات وابستہ ہیں۔ نیز ان کے اس وقت تک کے حالات زندگی بھی احمدیت کی خاطر ایثار اور قربانی کے بے نظیر واقعات سے مملو ہیں اس لئے ایڈیٹر الفضل نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر خواہش کی کہ وہ اپنے حالات مختصر طور پر بیان فرمائیں تا جماعت احمدیہ ان سے آگاہ ہو کر ایمانی لذت اور

سرور حاصل کر سکے اور.... اس کے اندر جوش اور ولولہ پیدا ہو۔

ایک مختصری ملاقات میں بوساطت برادرم نیک محمد خان صاحب صاحبزادگان موصوف نے اپنے جو خیالات بیان کئے وہ احباب کرام کے ازدیاد ایمان کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

صاحبزادہ سید احمد ابوالحسن قدسی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:۔

"جب ہمارا خاندان امیر امان اللہ خان کے فیصلہ کے مطابق خوست آگیا اور زمینیں بھی واپس مل گئیں تو اس حالت میں چار سال کا عرصہ گزرا ہوگا کہ امیر امان اللہ خان کے خلاف بغاوت پھوٹ پڑی۔ ہم چونکہ حکومت کے خیر خواہ تھے اور سرکاری آدمیوں کے ساتھ علاقہ میں پھر کر بغاوت فرو کرنے کی کوشش کر رہے تھے اس لئے باغیوں نے ہماری عدم موجودگی میں ہمارے مکانات جلادئے اور باغات کاٹ ڈالے۔ لیکن چونکہ بغاوت احمدیت کے خلاف کی گئی تھی اور ہم احمدی مشہور تھے اس لئے حکومت نے سید میر اکبر صاحب سید ابوالحسن شیخ عبدالصمد صاحب اور امین گل صاحب کو پکڑ کر قید کر دیا۔ سات دن کے بعد موخرالذکر دو شخصوں کو تو رہا کر دیا گیا اور باقی کو قید رکھا گیا۔ ہم 19 ماہ تک قید میں رہے۔ اس اثنا میں چونکہ درگئی کے علاقہ میں امن تھا کیونکہ اس علاقہ کے لوگ امیر کے حامی تھے اس لئے باقی ماندہ خاندان کو بھی اس علاقہ میں پہنچا دیا گیا۔

ان دنوں صاحبزادہ محمد طیب جان صاحب آزاد تھے۔ ان کی کوشش اور سعی سے خوست کے سربرآوردہ لوگوں نے حکومت کو اس قسم کی درخواست دی جو وہ پہلے بھی ہمارے بارہ میں حکومت کو کر چکے تھے۔ اس پر وزیر حربیہ نے ایک طرف تو یہ حکم لکھ دیا کہ ان کو رہا کر دیا جائے۔ دوسری طرف اس مقامی حاکم کو جس کی نگرانی میں ہمیں رکھا گیا تھا یہ لکھا کہ انہیں رہا نہ کرو بلکہ میرے پاس بھجواؤ میں ان کو کابل لے جاؤں گا۔ اس حاکم کا نام گل محمد تھا۔ اور وزیر حربیہ نے یہ بھی ہدایت دی کہ صاحبزادہ محمد طیب جان اور صاحبزادہ عبدالسلام جان کو بھی گرفتار کر لو مع ان کے تمام خاندان کے۔

جب حاکم کو یہ دو متضاد حکم ملے تو اس نے صاحبزادہ محمد طیب جان سے کہا کہ میں وزیر حربیہ سے دریافت کرتا ہوں کہ ان دو مختلف باتوں کا کیا مطلب ہے۔ کس پر عمل کیا جائے۔ ان کا جواب آنے پر میں جواب دوں گا۔

یہ حالت دیکھ کر صاحبزادہ محمد طیب جان صاحب راتوں رات وہاں سے چل کر اپنے لواحقین کے پاس درگئی پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ ان کے بھائی صاحبزادہ عبدالسلام کی گرفتاری کے لئے تین فوجی سوار آئے ہوئے ہیں۔ اس پر انہوں نے تمام خاندان سمیت نکل کر کہیں اور جانے کی تیاری شروع کر دی۔ جو بھائی قید تھے انہوں نے بھی کہہ دیا' تھا کہ ہمیں بحوالہ خدا کر کے کہیں دور چلے جاؤ۔

اس تجویز کے ماتحت رات کو بارہ بجے سید عبدالسلام صاحب مع سارے خاندان کے مکان کے ایک طرف سے نکل کھڑے ہوئے۔ اس وقت فوجی سوار مکان کے دوسری طرف تھے اور صاحبزادہ محمد طیب صاحب گھر کے سامان و اسباب کو سنبھال کر صبح ایک دوسرے راستہ سے روانہ ہوئے۔ جب ان تینوں سواروں کو ہمارے نکل جانے کا علم ہوا تو گاؤں کے نمبرداروں اور سربرآوردہ لوگوں کو لے کر ہمارے تعاقب میں چلے اور ایک مقام پر جس کا نام گریز ہے صبح کے وقت سب کو گرفتار کر لیا اور واپس گاؤں میں لے آئے۔ عورتوں اور بچوں کو تو ایک شریف آدمی جس کا نام بہرام خان تھا کی ضمانت پر چھوڑ دیا اور مردوں کو قید کر کے خوست کی چھاؤنی لے گئے۔

کچھ عرصہ کے بعد خوست کا حاکم بدل گیا اور اس کی جگہ دوسرا حاکم آگیا۔ اس پر ہم نے درخواست دی کہ ہم بے قصور ہیں ہمیں چھوڑ دیا جائے۔ اس پر اس نے ہماری مسل منگوائی جسے پڑھ کر اس نے کہا کہ صاحبزادہ عبدالسلام جان کو تو میں خود رہا کرتا ہوں باقی دو کی رہائی کے لئے حاکم اعلیٰ کو لکھ کر مسل اسے بھجوا دی۔ اس نے جواب بھجوا دیا کہ خوست کے لوگوں نے چونکہ احمدیت کی وجہ سے بغاوت کی تھی اور احمدیت کے باعث ان کو گرفتار کیا گیا تھا اس لئے ان کے متعلق خوست کے سرداروں سے مشورہ کیا جائے کہ ان کو رہا کر دیا جائے یا نہ۔ خوست کے سر کردہ لوگوں نے کہا کہ ہم ان کا کوئی قصور نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ خود شریف ہیں اور شریف زادے ہیں۔ انہوں نے بھی حکومت کے خلاف کسی فساد میں حصہ نہیں لیا۔ اپنے باپ کے وقت سے حکومت کے خیر خواہ اور مددگار چلے آئے ہیں اس پر ہمیں رہا کر دیا گیا۔

اس کے بعد ایک ہفتہ ہی گزرا تھا کہ خوست کے گورنر نے حکم بھیج دیا کہ ان کو گرفتار کر کے کابل بھیج دیا جائے۔ اس پر سید ابوالحسن قدسی صاحب کو گرفتار کر کے خوست کی چھاؤنی میں لے گئے۔ وہاں حاکم ضلع نے حاضری کی ضمانت لے کر اس لئے رہا کر دیا کہ اپنے بھائیوں کو بھی جا کر لے آؤ۔ سید ابوالحسن قدسی صاحب کے واپس آنے پر سارے خاندان نے مل کر مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ آخر یہ تجویز ہوئی کہ چونکہ ہمارے متعلق حکومت کی نیت بخیر نہیں معلوم ہوتی اس لئے ہمیں یہ ملک چھوڑ کر باہر چلے جانا چاہئے۔

چنانچہ 2/ فروری 1926ء کو وہاں سے چل کر علاقہ بنوں میں جہاں اس خاندان کی اپنی جاگیر ہے پہنچ گئے۔ آخری دفعہ جب صاحبزادگان کو قید کیا گیا تھا تو اس کا علم ہونے پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے میاں نیک محمد صاحب غزنوی کو قادیان سے ان کے حالات دریافت کرنے کے لئے بھجوایا۔ اب جب سارا خاندان بنوں کے علاقہ میں آگیا تو حضور نے ان کو خوش آمدید کہنے کے لئے نیک محمد خان صاحب غزنوی کو بنوں کے علاقہ میں بھجوایا۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے دو صاحبزادے سید ابوالحسن قدسی صاحب اور سید محمد طیب جان صاحب میاں نیک محمد خان صاحب کے ساتھ قادیان آگئے۔

1926ء میں خاندان کے وہ افراد جو افغانستان سے نکل کر بنوں کے علاقہ میں سرائے نورنگ مقام پر آئے ان میں حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحب کے خاندان کے مندرجہ ذیل 13۔ افراد تھے:

(1)۔ صاحبزادہ سید محمد عبدالسلام جان صاحب

(2)۔ صاحبزادہ سید احمد ابوالحسن قدسی صاحب۔

(3)۔ صاحبزادہ سید محمد طیب جان صاحب۔

(4)۔ اہلیہ محترمہ صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب (جو صاحبزادہ محمد طیب جان کی والدہ تھیں)

(5)۔ صاحبزادہ سید محمد ہاشم جان ابن صاحبزادہ سید محمد سعید جان صاحب کابل

(6)۔ اہلیہ سید محمد ہاشم جان صاحب۔

(7-8)۔ سید محمد ہاشم جان صاحب کی دو بیٹیاں

(9-10)۔ صاحبزادہ سید محمد عبدالسلام جان صاحب کے دو بیٹے جن کے نام سید ہبۃ اللہ اور سید حمایت اللہ ہیں

(11)۔ ہمشیرہ صاحبہ حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحب

(12-13)۔ ہمشیرہ صاحبہ کے دو بیٹے عبدالرب صاحب و عبدالقدوس صاحب۔

1926ء میں ان میں سے دو صاحبزادگان یعنی صاحبزادہ سید احمد ابوالحسن قدسی صاحب اور صاحبزادہ سید محمد طیب جان صاحب قادیان آکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو ملے۔ ان کا بیان ہے کہ:

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ پہلی ہی ملاقات کرنے پر حضور نے ہم پر اس قدر شفقت اور نوازش فرمائی ہے کہ ہمیں اپنی تمام تکالیف اور مصائب بھول گئے ہیں اور ہم حضور کے لطف و کرم کا شکریہ ادا کرنے سے اپنے آپ کو قطعاً قاصر پاتے ہیں۔ یہ ہماری انتہائی خوش قسمتی اور نیک بختی ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اس ارض مقدس کی زیارت کا شرف بخشا جہاں سے ہمارے والد محترم نے نور حاصل کیا تھا اور جہاں ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی قدم بوسی سے مشرف ہوئے"۔

اس کے بعد اخبار الفضل تحریر کرتا ہے کہ:

"احباب کرام نے اس سرگزشت کو پڑھ کر اندازہ لگایا ہوگا کہ صاحبزادگان نے اپنے خیالات بیان کرتے ہوئے اپنی ذاتی تکالیف کا بیان بہت کم ذکر کیا ہے حالانکہ ان سے عرض کر دیا گیا تھا کہ چونکہ ان کے مصائب اور مشکلات جماعت کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہونگے اس لئے وہ افغانی حجاب کو قطع نظر کرتے ہوئے وضاحت سے ان کا ذکر کریں۔ بہر حال جس قدر حالات انہوں نے بیان کئے ہیں وہ بھی کوئی کم موثر نہیں ہیں۔ ان کی ہمت اور جرأت اور استقلال کا ثبوت ہیں۔ احباب دعا کریں کہ مرحوم کے ان نونہالوں کو اپنے والد محترم کی شاندار یادگار بنائے اور ان برکات و فیوض سے بہرہ وافر بخشے جن کی خاطر انہوں نے اس قدر مشکلات اور تکالیف کا مردانہ وار مقابلہ کیا"۔

(ماخوذ از اخبار الفضل قادیان: 26/ مارچ 1926ء ملخص)

صاحبزادہ سید محمد طیب جان کی سرائے نورنگ ضلع بنوں کو واپسی اور صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی کا تعلیم دین کی غرض سے قادیان میں قیام

اخبار الفضل لکھتا ہے:

"صاحبزادہ سید محمد طیب صاحب ابن حضرت مولوی عبداللطیف صاحب واپس تشریف لے گئے ہیں کیونکہ گھر کا انتظام و دیگر کاروبار انہی کے سپرد ہے۔ ان کے دوسرے بھائی صاحبزادہ سید ابوالحسن صاحب حصول تعلیم کی غرض سے ٹھہر گئے ہیں"۔

(اخبار الفضل قادیان 30/ مارچ 1926ء)

محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف کا انتقال

اخبار الفضل قادیان 12/ نومبر 1939ء کو رقمطراز ہے کہ:

"یہ خبر نہایت رنج و افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ حضرت سید عبداللطیف صاحب کابل کی اہلیہ محترمہ جن کا نام شاہجہان بی بی تھا یکم نومبر بعد نماز عصر تین ماہ کے قریب علیل رہ کر انتقال فرما گئیں۔

مرحومہ نہایت مخلص اور پرجوش احمدی تھیں۔ جب حضرت سید عبداللطیف صاحب کی قربانی کا نہایت دلدوز اور روح فرسا واقعہ سرزمین کابل میں وقوع پذیر ہوا تو انہوں نے اس وقت نہایت استقلال اور صبر کا نمونہ دکھایا اور اس کے بعد اپنی چھوٹی بڑی سب اولاد کو احمدیت کی تعلیم دینے اور اس کی صداقت پر پختہ کرنے میں منہمک ہو گئیں اور باوجود اس کے کہ حکومت کے علاوہ خاندان کے بعض بزرگ بھی ہر رنگ میں دکھ اور تکالیف پہنچانے اور مخالفت کرنے میں کمی نہ کرتے تھے مرحومہ ہر موقعہ پر یہی فرماتیں کہ اگر احمدیت کی وجہ سے میرے چھوٹے چھوٹے بچے اور میں خود بھی قتل ہو جاؤں تو اس پر خدا تعالیٰ کی بے انتہا شکرگزار رہوں گی اور بال بھر بھی اپنے عقائد میں تبدیلی نہ کروں گی۔ مرحومہ کے اس عزم و استقلال کے مقابلہ میں مصائب و آلام کے کوہ گراں آئے لیکن خدا کے فضل سے پرکاہ کی طرح اڑ گئے اور وہ اپنے مدعا میں کامیاب ہو گئیں۔ چنانچہ حضرت سید عبداللطیف صاحب کے خاندان میں خدا کے فضل سے احمدیت پختہ ہو گئی اور ان کی ساری اولاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ قابل رشک اخلاص و محبت رکھتی ہے۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پوری پابند تھیں۔ انہوں نے

باقی صفحہ 6 پر

ایک شفیق استاد اور عالم باعمل

محترم مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر

محمد اقبال عابد صاحب

یوں تو جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے دوران بہت سے اساتذہ سے کسب فیض کا موقعہ ملا لیکن مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر مرحوم کو جامعہ سے فارغ ہونے کے بعد اپنے ماڈل ٹاؤن کے قیام کے دوران ان کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا. وہ سادہ او ر درویش صفت قسم کے بزرگ تھے۔ استاد اور شاگرد کے تعلق سے بڑھ کر وہ ایک دوست بن گئے۔ یہ بات ان کی شخصیت کا خاصہ تھی کہ ہر ملنے والے کے دل میں اتر جاتے تھے۔

ان کی دینی خدمات کا دائرہ تقریباً نصف صدی تک پھیلا ہوا نظر آتا ہے۔ موصوف کو زیادہ تر عرب ممالک میں خدمات دینیہ کی توفیق ملی .اور عربی زبان پر ان کو اگر کہا جائے کہ بہت دسترس تھی تو اس میں کوئی مبالغہ نہ ہو گا۔

عربی زبان کا لب و لہجہ ایسا تھا کہ جیسے کوئی عرب گفتگو کر رہا ہو۔ شیخ صاحب ان جید علماء کرام میں سے تھے جن سے عربی زبان کے بارے میں حتمی رائے لی جاتی تھی ان کے پاس الفاظ کا بے بہا ذخیرہ تھا۔ عربی زبان میں تقریر کرتے تو بکثرت مترادفات کا استعمال کرتے۔

انہیں عرب شعراء اور ادباء کا کلام بکثرت یاد تھا۔ موقع کی مناسبت سے ان کے پاس عربی شعر بکثرت موجود ہوتے تھے.

مولانا شیخ نور احمد منیر بیت النور ماڈل ٹاؤن کے قریب ہی اپنے صاحبزادے مکرم طاہر منیر کے ہاں قیام کرنا زیادہ پسند کرتے تھے اس کی وجہ وہ خود بیان کرتے تھے کہ یہاں سے بیت النور چونکہ بہت قریب ہے اس لئے یہاں رہنا مجھے اچھا لگتا ہے۔ ہر روز بلاناغہ نماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے بیت النور تشریف لاتے۔ نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد مجھے اپنے پاس بٹھا لیتے اور مختلف موضوعات پر اظہار خیال فرماتے۔ اپنے قیام لبنان کے واقعات زیادہ تر ان کا موضوع رہتے۔ ایک دفعہ انہوں نے بیان کیا کہ لبنان میں قیام کے دوران محترم حکیم فضل الرحمٰن صاحب مربی افریقہ نائیجیریا سے واپس پاکستان آ رہے تھے بیروت میں. بحری جہاز نے چند دن ٹھہرنا تھا۔ حکیم صاحب نے ہوٹل میں کمرہ لے لیا۔ اور کسی مقامی دوست سے پوچھا کہ یہاں کسی پاکستانی کو جانتے ہو۔ اس نے بتایا کہ ہاں یہاں ایک پاکستانی موجود ہے اور فلاں لبنانی کی دوکان پر اکثر میں اس سے ملتا ہوں۔ محترم حکیم صاحب مقامی دوست کو ساتھ لے کر اس لبنانی کی دکان میں داخل ہوئے ہی تھے کہ میری ان پر نظر پڑی اور میں نے لپک کر انہیں گلے لگا لیا اور باہم سلامتی اور خیر و عافیت دریافت کی۔ میں نے پوچھا کہ سامان وغیرہ کہاں ہے۔ فرمانے لگے کہ فلاں ہوٹل کے کمرے میں پڑا ہے۔ میں نے حکیم صاحب کو ساتھ لیا ہوٹل سے سامان اٹھوایا اور اپنے ساتھ مشن ہاؤس میں لے آیا۔ محترم حکیم صاحب کہنے لگے کہ بحری جہاز کے انگریزی کھانے کھا کھا کر تنگ آ گیا ہوں اور طبیعت اکتاہٹ محسوس کر رہی ہے۔ میں نے دیسی مرغ منگوایا اور شوربے والا سالن خود پکایا جس میں سرخ مرچ بھی ڈالی گئی تھی محترم حکیم صاحب نے سیر ہو کر کھایا اور بہت خوش ہوئے۔

اگلے دن لبنان کے تمام اخبارات کے نمائندوں کے ساتھ محترم حکیم صاحب کی پریس کانفرنس کرائی گئی۔ صحافی حضرات نے مولانا حکیم فضل الرحمٰن صاحب کے بیانات کہ دین حق افریقہ میں کیسے تیزی سے پھیل رہا ہے شہ سرخیوں کے ساتھ شائع کئے۔ نیز محترم حکیم صاحب کا تفصیلی انٹرویو بھی مختلف اخبارات نے شائع کیا۔

استاذی المکرم مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر کو قیام لبنان میں دو دفعہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی مہمان نوازی کا بھی موقعہ ملا۔ اور موصوف اس بات پر ہمیشہ فخر کیا کرتے تھے۔

محترم مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر مرنجان مرنج شخصیت کے مالک تھے زیادہ تر سفید کاٹن کی شلوار قمیص زیب تن کرتے تھے سر پر ترکی ٹوپی (پھندنے والی) پہنتے .شیروانی پہننا بھی انہیں بہت مرغوب تھا۔

محترم شیخ صاحب کی طبیعت بذلہ سنج تھی۔ اور علمی حوالے سے مناظرانہ رنگ نمایاں تھا۔ بڑے بڑے علماء کے ساتھ اپنے مناظروں کا حال سنایا کرتے تھے .طبیعت میں مزاح بھی تھا۔

مکری شیخ صاحب مرحوم اکثر یہ ذکر کیا کرتے تھے کہ انہیں مصر کے مشہور علامہ مفتی محمود الشلتوت جو الازہر یونیورسٹی کے پروفیسر تھے کے ساتھ گفتگو کا موقعہ ملا تھا۔ یاد رہے کہ یہ وہی علامہ ہیں جنہوں نے اس دور میں اس بات کا فتویٰ دیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن کریم کی آیات کی رو سے وفات پا چکے ہیں۔ اور محترم شیخ صاحب مرحوم نے اپنی ملاقات میں اس فتویٰ کی تصدیق بھی کرائی۔ اور علامہ موصوف نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ ہاں میری تحقیق کے مطابق یہ بات درست ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔

محترم شیخ صاحب ہمیشہ اس بات پر خوشی کا اظہار کرتے تھے کہ انہیں جامعہ احمدیہ جیسی عظیم درس گاہ میں پڑھانے کا کئی سال موقع ملا اور اس وقت پوری دنیا میں ان کے شاگرد پھیلے ہوئے اشاعت دین کا اہم فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

محترم شیخ صاحب مطالعہ کے شوقین تھے۔ الفضل پڑھنا انہیں بہت مرغوب تھا۔ پورا الفضل غور سے پڑھتے اور تبصرہ بھی فرمایا کرتے تھے۔ الفضل کا موجودہ سیٹ اپ. مضامین کا انداز انہیں بہت پسند آیا تھا اور اکثر و بیشتر محترم ایڈیٹر صاحب الفضل محترم عبدالسمیع خان صاحب کی محنت شاقہ اور ذہانت کی داد دیا کرتے تھے۔

محترم شیخ صاحب کو لکھنے کا بھی شوق تھا اور الفرقان میں ان کے مضامین باقاعدہ شائع ہوا کرتے تھے۔

آخری عمر میں لاہور میں رہتے رہتے تھک گئے تھے اور ربوہ کو بہت یاد کرتے تھے .اکثر فرماتے کہ میرا بس چلے تو لاہور کو چھوڑ کر ربوہ اپنے مکان میں چلا جاؤں۔ ربوہ میں جتنا عرصہ بھی ان کا قیام رہا اپنے محلہ کے صدر جماعت رہے اور امامت کے فرائض بھی ادا کرتے رہے۔

محترم شیخ نور احمد صاحب منیر بہت عمدہ تقریر کرتے تھے۔ اپنی تقریر کو قرآن کریم کی آیات اور احادیث کے حوالہ جات سے مزین کرتے اور حضرت مسیح موعود کی کتب یا تحریرات بھی استعمال کرتے۔

ربوہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے موضوع پر جب جلسہ ہوا کرتا تو اکثر شیخ صاحب کی تقریر بھی ہوا کرتی۔ گرجدار آواز بھاری بھرکم جسم اور بہت وزنی دلائل اور ٹھوس حوالہ جات سے اپنے مضمون کو مزین کرتے۔ غیر احمدی سکالرز کی تحریرات سے ثابت کرتے کہ پیشگوئی کے الفاظ کہ "وہ علوم ظاہری اور باطنی سے پر کیا جائے گا" کیسی شان سے حضور کی ذات میں پورے ہوتے ہیں۔

بھائیوں میں سے اپنے بزرگ بھائی محترم شیخ مبارک احمد صاحب کا ذکر بڑی ہی محبت اور فخر سے کرتے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور ان کے پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے احسن رنگ میں دینی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بھارت کی مسلح اور علیحدگی پسند تنظیمیں

(1)۔ یونائیٹڈ لبریشن فرنٹ آف آسام (الفا)
(2)۔ آسام پیپلز فرنٹ
(3)۔ ایسٹرن پیپلز فورم
(4)۔ آل آسام سنگرام پرشد
(5)۔ نیم فوجی تنظیم سووپچاسیوک باہنی
(6)۔ بودو سیکورٹی فورس آف آسام
(7)۔ ناگالینڈ کا مینوا گروپ جو علیحدگی پسند تنظیموں کا اتحاد ہے
(8)۔ میزورام کا میزو نیشنل فرنٹ
(9)۔ منی پور کی پیپلز لبریشن آرمی .جو علیحدگی پسند تنظیموں کا اتحاد ہے.
(10)۔ پیپلز ریولوشنری پارٹی آف منی پور (انقلابی پارٹی)
(11) یونائیٹڈ نیشنلسٹ لبریشن فرنٹ آف منی پور
(12) نیشنل سوشلسٹ کونسل آف ناگالینڈ
(13) آل تری پورہ ٹائیگر فورس آف تری پورہ
(14) نیشنل لبریشن فورس آف تری پورہ
(15) نرسو (NERSU) شمال مشرقی بھارت کی ایک طلبہ تنظیم جو ناگالینڈ. میزورام. منی پور. میگھالائن. اروناچل. منی پور اور تریپورہ کے علیحدگی پسند نوجوانوں سے رابطے میں رہتی ہے
(16) یونائیٹڈ بنگال لبریشن فرنٹ آف تری پور. جو تری پورہ کے مقامی لوگوں کے ہتھیار بند تنظیموں سے بنگالیوں کی حفاظت کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے اس امر کے شواہد بھی موجود ہیں کہ بنگلہ دیشی فوج اس مسلح تنظیم کی مدد کرتی ہے
(17)۔ سکھوں کی خالصتان تحریک
(18)۔ پیپلز وار گروپ
(19)۔ نیشنل لبریشن فرنٹ آف اندرا آندھرا پردیش
(20) جھاڑکھنڈ کی آزادی کی تحریک
(21)۔ نکسلائٹ تحریک (جو بہار. آندھرا پردیش. مغربی بنگال. کیرالہ اور اتر پردیش میں متعدد گروہوں میں منقسم ہو گئی)
(22) کل جماعتی حریت کانفرنس (جو متعدد علیحدگی پسند تحریکوں کا اتحاد ہے)

(جنگ 18/جون 2000 سنڈے میگزین)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر **33488** میں بشارت اکبر بٹ زوجہ مکرم اکبر محمود بٹ صاحب قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترسیکہ سیان ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 22-5-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- زیورات طلائی وزنی ساڑھے پانچ تولہ مالیتی -/27500 روپے اور ایک رنگ طلائی مالیتی -/1000 روپے- کل جائیداد مالیتی -/28500 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از خاوند مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد بشارت اکبر بٹ زوجہ اکبر محمود بٹ ترسیکہ سیان ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 محمد نعیم اظہر مربی سلسلہ وصیت نمبر 27119 گواہ شد نمبر 2 عزیز احمد بٹ ولد محمد حسین بٹ مرحوم

مسل نمبر **33489** میں عفت مبارک بیوہ مکرم مبارک احمد مرحوم قوم مغل پیشہ ٹیچر عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ ضلع بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-5-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- زیورات طلائی وزنی 174 گرام 523 ملی گرام مالیتی -/83074 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/4140 روپے ماہوار مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ عفت مبارک 20/11 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ گواہ شد نمبر 1 سجاد احمد خالد 14/14 محلہ دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 حافظ جواد احمد مربی سلسلہ دارالعلوم غربی ربوہ

مسل نمبر **33490** میں سکینہ صدیقہ بنت راجہ خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 10-6-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- زیورات طلائی وزنی پانچ تولہ مالیتی -/27500 روپے- 2- حق مہر وصول شدہ -/500 روپے- 3- زرعی زمین ایک کنال 19 مرلہ واقع فتح پور ضلع گجرات مالیتی -/30000 روپے- کل جائیداد مالیتی -/58000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں- اور مبلغ -/800 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ سکینہ صدیقہ بنت راجہ خان 29/4 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد نمبر 1 راجہ محمد ارشد برادر موصیہ گواہ شد نمبر 2 یونس احمد خادم ابن سردار احمد خادم پسر موصیہ

مسل نمبر **33491** میں مسرت جہاں بنت محمد ابراہیم حنیف صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 40 بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 9-11-1999 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- زیورات طلائی وزنی آٹھ تولہ مالیتی -/40000 روپے- 2- نقد رقم -/20000 روپے- 3- پلاٹ برقبہ 10 مرلہ کا 1/2 حصہ 5 مرلہ مع چاردیواری مالیتی -/40000 روپے- (واقع نصیر آباد ربوہ) کل جائیداد مالیتی -/100000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت ٹیوشن فیس مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ مسرت جہاں 3/3 دارالعلوم غربی الف ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد نمبر 1 محمد ابراہیم حنیف والد موصیہ وصیت نمبر 14939 گواہ شد نمبر 2 محمد ادریس ولد محمد ابراہیم حنیف 3/3 دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ

مسل نمبر **33492** میں زکیہ بیگم بیوہ مرزا محمد یعقوب صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 58 صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 28-3-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- زیورات طلائی وزنی 4 تولہ مالیتی -/24000 روپے- 2- حق مہر وصول شدہ مالیتی -/500 روپے-3- ترکہ خاوند مرحوم ایک لاکھ باسٹھ ہزار کا 1/8 حصہ -/20250 روپے- کل جائیداد مالیتی -/44750 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ ذکیہ بیگم زوجہ مرزا محمد یعقوب صاحب کوارٹر نمبر 58 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا محمود احمد پسر موصیہ گواہ شد نمبر 2 مرزا داؤد احمد پسر موصیہ مسل نمبر 33493

مسل نمبر **33493** میں مرزا داؤد احمد ولد مرزا محمد یعقوب صاحب قوم مغل پیشہ کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 58 صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-3-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/2902 روپے ماہوار بصورت کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے- العبد داؤد احمد کوارٹر نمبر 58 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا محمود احمد مربی سلسلہ برادر حقیقی وصیت کنندہ گواہ شد نمبر 2 عبدالرحمٰن عامر محلہ نصیر آباد حلقہ سلطان ربوہ-

مسل نمبر **33494** میں رفعت محمود زوجہ مرزا محمود احمد صاحب قوم ملہی پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 58 صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-4-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 4

اپنے ورثہ کے 1/3 حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی- 1926ء میں جب سے یہ خاندان خوست سے سرحد میں آیا ہر سال سالانہ جلسہ پر تشریف لاتی تھیں- بیماری کی حالت میں بھی ان کی خواہش تھی کہ قادیان پہنچیں اور مقبرہ بہشتی میں دفن ہوں-

ہم حضرت سید عبداللطیف صاحب مرحوم کے خاندان کی اس بزرگ خاتون کے انتقال پر تمام خاندان سے نہایت ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب کے بلند درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے- نیز یہ بھی تحریک کرتے ہیں کہ احباب نماز جنازہ پڑھ کر محترمہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کریں"-

(اخبار الفضل 12/ نومبر 1939ء)

ہمارے استاد سید ابوالحسن قدسی صاحب

خدا کے فضل سے قادیان میں قیام کے دوران صاحبزادگان سید ابوالحسن قدسی صاحب نے دینی تعلیم حاصل کی. اردو سیکھی اور اس میں تحریر کا ملکہ پیدا کیا-

بعد ازاں مدرسہ احمدیہ قادیان وجامعہ احمدیہ قادیان اور تقسیم ہند کے بعد احمد نگر میں بھی استاد کے فرائض سرانجام دیتے رہے- پاکستان میں انتقال ہوا اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ان کی شادی حضرت مولانا عبدالماجد بھاگلپوری کے خاندان میں کروادی تھی- خدا کے فضل سے آپ صاحب اولاد ہوئے-

(الفضل انٹرنیشنل 26,19,12,5 جنوری 2001ء)

اطلاعات و اعلانات

سالانہ علمی مقابلہ جات

اطفال الاحمدیہ ربوہ

اطفال میں علمی مقابلہ جات کا شوق اجاگر کرنے کے لئے امسال محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی کے شعبہ تعلیم کو آل ربوہ سالانہ علمی ریلی کرانے کی توفیق ملی۔ ان مقابلہ جات میں ربوہ کے 55 حلقوں میں سے 1516 اطفال نے شرکت کی۔ ریلی کا افتتاح مورخہ 7 جولائی کو نائب مہتمم صاحب اطفال نے کیا۔ اس ریلی میں کل 15 علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ ان مقابلہ جات میں اطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تلاوت میں 154، مشاہدہ معائنہ میں 135، تقریر انگریزی میں 50، جب کہ پیغام رسانی کے مقابلہ میں 40 ٹیموں نے شرکت کی۔ ان مقابلہ جات کی اختتامی تقریب مورخہ 11 جولائی کو منعقد ہوئی جس میں مکرم مہتمم صاحب مقامی ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب نے پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ ان مقابلہ جات کو کامیاب بنانے کے لئے جملہ منتظمین اطفال، عاملہ مقامی اور خصوصی طور پر مکرم میر نصر احمد صاحب سیکرٹری تعلیم اور ان کی ٹیم مبارکباد اور شکریہ کی مستحق ہے جن کی محنت اور کاوشوں سے اطفال کی اتنی بڑی تعداد نے ان مقابلہ جات میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزائے خیر سے نوازے۔ اور احمدی بچوں کا علمی معیار بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائے۔ آمین

ناظم اطفال

درخواست دعا

محترم راجہ عبدالواسع صاحب دارالعلوم وسطی کی اہلیہ صاحبہ لمبے عرصے سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے آمین۔

بقیہ صفحہ 6

منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 25 تولہ مالیتی -/150000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/25000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/175000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رفعت محمود کوارٹر نمبر 58 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا محمود احمد مربی سلسلہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد اعظم برادر موصیہ

ترجمۃ القرآن کلاس

لجنہ اماء اللہ دارالنصر غربی نمبر 1 ربوہ کی ترجمۃ القرآن کلاس 7۔ اگست 2000ء سے 18 مئی 2001ء تک منعقد ہوئی۔ اس کا افتتاح محترمہ آپا طاہرہ صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے کیا اور ممبرات کو زریں نصائح سے نوازا۔ یہ کلاس مکرم محمد شفیق صاحب کی رہائش گاہ المعروف کوٹھی حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب میں جاری رہی۔ محترمہ زوبیہ عنبر بنت اشفاق احمد صاحب نے بطور کلاس ٹیچر اپنی ذمہ داری کو احسن رنگ میں نبھانے کی کوشش کی۔

(قائمقام صدر لجنہ دارالنصر غربی نمبر 1 ربوہ)

درخواست دعا

مکرم شیخ ناصر احمد خالد صاحب ابن محترم پروفیسر شیخ محبوب عالم خالد صاحب (ناظر بیت المال آمد) تحریر کرتے ہیں۔ میری اہلیہ محترمہ نعیمہ ناصر صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ ٹمپل روڈ مزنگ لاہور بنت حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم دارالصدر ربوہ کی المناک وفات پر احباب جماعت اور عزیز واقارب نے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار فرمایا۔

خاکسار ان سب کا شکر گزار ہے اور درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو ہر قسم کی پریشانیوں سے بچاتے ہوئے اپنی حفظ وامان میں رکھے۔

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم خالد محمود مجید صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ فورٹ عباس کو مورخہ 23 مئی 2001ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام فیضان احمد خالد رکھا گیا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم مجید احمد صاحب محلہ دارالنصر غربی ربوہ کا پوتا اور مکرم سلیم اللہ صاحب محلہ دارالنصر غربی کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی اور فعال زندگی عطا فرمائے خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 5 جولائی 2001ء کو مکرم شبیر احمد صاحب محلہ دارالنصر وسطی کے ہاں دوسری بیٹی پیدا ہوئی ہے۔ بچی مکرم کرامت اللہ فضل صاحب معلم وقف جدید کی نواسی اور محترم رحمت علی صاحب ٹھیکیدار (مرحوم) آف ڈیریانوالہ ضلع نارروال حال محلہ دارالعلوم شرقی کی پڑنواسی ہے۔ اسی طرح بچی سیٹھ ثناء اللہ صاحب آف کرونڈی ضلع خیر پور کی پوتی اور مولوی عبدالحق صاحب کرونڈی کی پڑپوتی ہے۔ بچی کا نام "کرن شبیر" تجویز ہوا ہے بچی کے نیک، خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کی درخواست دعا ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

روس اور اتحادیوں نے مقابلے کے لئے مشقیں شروع کر دیں اسامہ بن لادن کی فوج کی تعداد 35 ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ روس کی انٹر فیکس نیوز ایجنسی کے مطابق آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ کے سرحدی محافظوں کے سربراہوں نے جارجیا کے دارالحکومت تبلیسی میں ایک اجلاس کے دوران یہ انکشاف کیا ہے اور بتایا کہ وسط ایشیائی ریاستوں میں اسامہ کی کارروائیوں میں اضافہ ہو رہا ہے اور اس کے اکثر تربیتی کیمپ عرب ممالک چیچنیا اور فلپائن سمیت افغانستان کے طالبان کے زیر کنٹرول سرحدی علاقوں میں ہیں۔

یوم شہداء پر کشمیر میں ہڑتال مقبوضہ کشمیر میں یوم شہدائے کشمیر کے سلسلے میں مکمل ہڑتال رہی۔ جبکہ مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں میں 3 بھارتی فوجی افسروں سمیت 10 فوجی ہلاک ہو گئے۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق 1931ء کے شہدائے کشمیر کی یاد میں منائے جانے والی یوم شہداء کے موقع پر ہڑتال کی وجہ سے مقبوضہ خطے میں کاروبار زندگی معطل ہو کر رہ گیا۔ تمام بازار، کاروباری ادارے، سرکاری وغیر سرکاری دفاتر، عدالتیں، بنک اور تعلیمی ادارے بند رہے۔ ٹریفک معطل رہی۔ ہڑتال کی اپیل کل جماعتی حریت کانفرنس نے کی تھی۔

اسرائیلی فوج کا فلسطینی شہروں پر بڑا حملہ

اسرائیلی فوج نے فلسطینی علاقوں پر ٹینکوں، بکتر بند گاڑیوں اور توپخانے سے زبردست گولہ باری کی جس کے نتیجے میں دو فلسطینی شہید اور 34 زخمی ہو گئے اطلاعات کے مطابق اسرائیلی فوج نے ٹینکوں کے ذریعے مغربی کنارے کے شہر نابلس میں کی گئی گولہ باری، سے ایک فلسطینی پولیس والا شہید اور دو زخمی ہو گئے۔

تہران میں فوجیوں اور مجاہدین کی تنظیم میں جھڑپیں ایران کے دارالحکومت تہران میں سرکاری فوجوں اور اپوزیشن کی مجاہدین کی تنظیم کے حامیوں کے درمیان خونریز جھڑپوں کے دوران متعدد افراد ہلاک ہو گئے مجاہدین کی جانب سے دعویٰ کیا گیا کہ تہران میں وانک سکوائر کے قریب ایرانی سیکیورٹی فورسز کے نیشنل کمانڈ ہیڈ کوارٹر کے باہر ہونے والی جھڑپوں کے دوران متعدد سیکیورٹی ایجنٹ ہلاک اور زخمی ہوئے۔

وینزویلا میں پولینڈ کا طیارہ تباہ وینزویلا میں سکائی ٹرک نامی مسافر طیارہ فنی خرابی کے نتیجہ میں پورٹو کا بیلو ہوائی اڈے سے پرواز کے فوراً بعد گر کر تباہ ہو گیا۔ پولینڈ کے آٹھ باشندوں سمیت 13 افراد ہلاک ہو گئے۔ مرنے والوں میں پولینڈ کی اس طیارہ ساز کمپنی کا صدر بھی شامل ہے۔ حادثے کا شکار ہونے والا طیارہ اس کی ملکیت تھا۔

یورپی ممالک گرین کارڈ کا مربوط نظام قائم کریں گے یورپی ملکوں میں کارکنوں کی جو قلت پیدا ہو گئی ہے اس کے پیش نظر یورپی کمیشن نے تجویز پیش کی ہے کہ قانونی تارکین وطن کی آمد اور داخلے میں باقاعدگی پیدا کرنے کے لئے گرین کارڈ کا مربوط نظام قائم کیا جائے یورپی یونین کے رکن ممالک نے اس تجویز پر غور شروع کیا ہے کہ غیر ملکیوں کے داخلے اور رہائش کے لئے مشترکہ امیگریشن پالیسی تیار کی جائے۔ یورپی یونین کو اگلے عشروں میں لیبر کی قلت دور کرنے کے لئے لاکھوں غیر ملکی تارکین وطن کی ضرورت پڑے گی۔

الخلیل میں اسرائیلی ٹینکوں کی گولہ باری

مغربی کنارے کے علاقے الخلیل میں صبح سویرے اسرائیلی فوج نے ٹینکوں سے گولہ باری کر کے 17 فلسطینی زخمی کر دیئے جبکہ جنوبی علاقے میں بھی اسرائیلی فوجی فائرنگ سے 14۔ افراد زخمی ہو گئے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں امن کی کوششوں کی نگرانی کیلئے بین الاقوامی مشن کا قیام ضروری ہے۔

برطانیہ میں نسلی فسادات اور ایشیائیوں اور گوروں میں خلیج برطانیہ کے شمالی شہر بریڈفورڈ میں ہونے والے حالیہ نسلی فسادات میں تقریباً 20 ملین پاؤنڈ سے زیادہ کا نقصان ہوا ہے۔ اور ایک رپورٹ میں امن وامان بحال کرنے والے اداروں پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ وہ بعض سنگین معاملات کو اس لئے نظر انداز کر دیتے ہیں کہ ان پر کہیں نسلی ہونے کا لیبل نہ لگ جائے سکولوں سے لے کر رہائش گاہوں تک نسلی فسادات کا ذکر کرتے ہوئے رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ایشیائی کمیونٹی اور سفید فام لوگوں میں ایک واضح خلیج قائم ہو چکی ہے۔

کشمیر فلسطین اور افغانستان کے معاملات اور اقوام متحدہ پاکستان کے سفیر شمشاد احمد نے جنرل اسمبلی کو بتا دیا ہے کہ قیام امن کیلئے اقوام متحدہ کو اپنی ذمہ داریاں پوری کرنی چاہئیں بالخصوص اس صورت میں جب دو یا زیادہ رکن ریاستیں تنازعہ میں ملوث ہوں۔ انہوں نے کہا دنیا کے ممالک اپنے تنازعات اپنے طور پر حل کر سکیں تو پھر اقوام متحدہ کی ضرورت ہی نہیں رہتی عالمی ادارہ اپنے فیصلوں میں چند طاقتوں کے مفادات کو مقدم رکھتا ہے۔ اکثریت ساتھ نہیں ہوتی۔ اقوام متحدہ میں صرف قراردادیں پاس کی جاتی ہیں دوسری طرف خون بہتا رہتا ہے۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 14 جولائی- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 22 زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ
☆ سوموار 16- جولائی غروب آفتاب 7-17
☆ منگل 17- جولائی طلوع فجر 3-35
☆ منگل 17- جولائی طلوع آفتاب 5.12

ہم مذاکرات کے لئے فضا سازگار رکھنا چاہتے ہیں

صدر و چیف ایگزیکٹو کے پریس سیکرٹری اور پاک فوج کے ترجمان میجر جنرل راشد قریشی نے ایک مرتبہ پھر پاکستان کے اس موقف کو دہرایا ہے کہ نئی دہلی اور اسلام آباد کے درمیان کشیدگی کی بنیادی وجہ مسئلہ کشمیر ہے اور دونوں ملکوں کے تعلقات میں بہتری کا انحصار مسئلہ کے پرامن تصفیے پر ہے- وہ بھارتی اخبار ہندو میں بھارتی وزیر خارجہ جسونت سنگھ کی پریس کانفرنس پر اپنا ردعمل ظاہر کر رہے تھے- انہوں نے کہا جسونت کا بیان افسوس ناک ہے- ہم مذاکرات کے لئے فضا سازگار رکھنا چاہتے ہیں- واجپائی یا بھارتی وزیر کوئی دوسرا مسئلہ اٹھانا چاہتے ہیں تو اس کے لئے تیار ہیں-

کمپوزٹ مذاکرات کے لئے بھارت کا 8 نکاتی ایجنڈا

صدر جنرل مشرف اور وزیر اعظم واجپائی کے درمیان آگرہ میں کمپوزٹ مذاکرات کے لئے بھارت کے حمایت یافتہ آٹھ نکاتی ایجنڈا میں پہلے نمبر پر امن وسلامتی کا قیام ہے جبکہ جموں وکشمیر کا تنازعہ کے حل کی تلاش کو بھی مرکزی حیثیت رہے گی- اس کے بعد سیاچن سے فوجوں کی واپسی، دہشت گردی اور منشیات کی سمگلنگ کی روک تھام اقتصادی اور تجارتی تعاون، وولر بیراج کا مسئلہ اور دوستانہ وفود کا تبادلہ ہے- اس کے علاوہ ایٹمی جنگ کے خدشے کو ختم کرنے، فوجی نقل وحرکت کو محدود کرنے سمیت بہتر رابطوں کے لئے بات چیت بھی ہوگی- اس بات چیت میں مرکزی حیثیت تنازعہ کشمیر کے پرامن حل کی تلاش ہے-

اپنا فوکس وسیع کریں، ماضی کو دفن کر دیں

بھارتی وزیر اعظم واجپائی نے پاکستان کے صدر مشرف پر زور دیا ہے کہ وہ سربراہ مذاکرات سے پہلے ماضی کو بھول جائیں- اور مسئلہ کشمیر سے باہر نکلتے ہوئے اپنا فوکس وسیع کریں- پریس ٹرسٹ آف انڈیا کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے امید ظاہر کی کہ پاکستانی صدر سربراہ ملاقات میں ماضی کے تنازعات دفن کرنے اور اعتماد کا نیا رشتہ قائم کرنے کی خواہش لے کر آئیں گے واجپائی نے کہا یہ دونوں ممالک کے لئے ضروری ہے کہ وہ عدم اعتمادی اور شک کا ماحول ختم کرنے کے لئے تمام امور پر تبادلہ خیال کریں جس نے ہمارے تعلقات کو طویل عرصہ سے متاثر کر رکھا ہے- اس لئے مشرف مسئلہ کشمیر سے باہر نکلیں- اپنا فوکس وسیع کریں اور ماضی کو دفن کر دیں-

مشرقی پاکستان پر قبضہ کے لئے بھارتی فوج نے بنگالیوں کو تربیت اور اسلحہ دیا

1971ء میں بھارتی فوج کی مشرقی کمان کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل (ر) جگجیت سنگھ اروڑا نے اعتراف کیا ہے کہ بھارت نے پاکستانی فوج سے لڑنے کے لئے مکتی باہنی کے کارکنوں کو فوجی تربیت دی اور اسلحہ فراہم کیا تاکہ وہ مشرقی پاکستان پر قبضہ کرنے کے لئے بھارتی فوج کی مدد کریں- جنرل اروڑا نے ایک پاکستانی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ ہم نے فوجی تربیت اور اسلحہ دینے کے علاوہ ایسٹ بنگال بٹالین کے قیام میں بھی مکتی باہنی کی بھرپور مدد کی-

خود مختاری یا کنٹرول لائن کو مستقل سرحد تسلیم نہیں کریں گے

حریت کانفرنس کے چیئرمین پروفیسر عبدالغنی بھٹ نے کہا ہے کہ خطے میں دیرپا امن اور خوشحالی کے لئے بھارت اور پاکستان کو جموں وکشمیر کا تنازعہ حل کرنا ہوگا- یہ بات انہوں نے حریت کانفرنس کی ایگزیکٹو کونسل کے چار دوسرے ارکان کے ساتھ دہلی میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی- انہوں نے کہا کہ یہ بات سب سے پہلے بھارت کے اور اس کے بعد پاکستان اور پھر کشمیری عوام کے مفاد میں ہے- کہ یہ تنازعہ خوش اسلوبی سے اور پرامن طریقے سے مذاکرات کے ذریعے حل ہو- انہوں نے کہا کہ کشمیری عوام خود مختاری یا کنٹرول لائن کو بین الاقوامی سرحد میں تبدیل کئے جانے کو تسلیم نہیں کریں گے-

نواز شریف لندن سے سیاسی کیریئر شروع کریں گے

جلاوطن سابق وزیر اعظم نواز شریف نے برطانیہ سے اپنے سیاسی کیریئر کا دوبارہ آغاز کرنے کا فیصلہ کیا ہے وہ عنقریب سعودی عرب سے لندن کے لئے روانہ ہوں گے- نواز شریف رواں سال کے اواخر میں باقاعدہ طور پر سیاسی سرگرمیوں کا آغاز کریں گے- بھارتی نیوز ویب سائیٹ ریڈف نے باوثوق پاکستانی ذرائع کے حوالے سے جاری کی جانے والی ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا ہے کہ نواز شریف خالیہ حکومت پاکستان کی اپوزیشن کے لئے سیاست میں لوٹ رہے ہیں-

700 صحافی آگرہ ملاقات کی کوریج کریں گے

صدر مشرف اور بھارتی وزیر اعظم واجپائی کے درمیان آگرہ کی مجوزہ ملاقات کو صحافیوں کی ریکارڈ تعداد کور کرے گی- آل انڈیا ریڈیو کے مطابق تقریباً ساڑھے تین سو بھارتی صحافی اور دیگر ممالک سے 115 صحافیوں سمیت 700 صحافی اس تاریخی ملاقات کی کوریج کریں گے-

ایک کمانڈو- دوسرا شاعر

بھارتی پنڈتوں' کالم نگاروں اور ماہرین نجوم نے پاک بھارت سربراہ مذاکرات کے ہر پہلو پر رائے زنی کی ہے تاہم انہوں نے ایک پہلو صرف نظر کیا ہے کہ پاکستانی صدر جنرل مشرف جو اپنے ملک میں غیر ملکی معززین کا استقبال فوجی وردی میں کرتے ہیں- بھارت بطور صدر سول ڈریس میں آ رہے ہیں- اے ایف پی کے تبصرہ نگار کے مطابق اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا ایک کمانڈو (پاکستانی صدر) اور ایک شاعر (بھارتی وزیر اعظم) اس ملاقات کے نتیجے میں امن قائم کر سکتے ہیں-

سیاسی جماعتوں کے تاحیات چیئرمین بننے پر پابندی

وفاقی وزیر بلدیات و دیہی ترقی اور ماحولیات عمر اصغر خان نے کہا ہے کہ حکومت ضلعی اور تحصیل ناظمین کے عہدہ پر اپنا کوئی امیدوار نامزد کرے گی نہ ہی کسی کی حمایت کرے گی- مسلم لیگ ہم خیال اور پیپلز پارٹی سمیت جو جماعتیں بھی اپنے امیدوار نامزد کر رہی ہیں ان کے متعلق ہم ثبوت اکٹھے کر رہے ہیں- سیاسی جماعتوں کی نامزدگیاں ثابت ہونے پر ان کے خلاف ضرور کارروائی ہوگی- تمام جماعتوں کا مکمل آڈٹ کیا جائے گا- انہوں نے کہا اپنا نیا سیاسی نظم لا رہے ہیں- اب کسی سیاسی جماعت کا کوئی تاحیات چیئرمین نہیں بن سکے گا- اور نہ ہی ایک خاندان کی اجارہ داری ہوگی- ان خیالات کا اظہار انہوں نے ایوان صنعت و تجارت کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا-

بھارت سنجیدہ ہے تو دورہ میں توسیع ہو سکتی ہے

صدر جنرل مشرف نے واضح کیا ہے کہ پاکستان مقبوضہ کشمیر پر بھارت کا قبضہ مزید برداشت نہیں کرے گا- پاکستان میں ایک بھی شخص کشمیر کو تقسیم کرنے والی کنٹرول لائن کو سرحد میں تبدیل کرنے کو تسلیم نہیں کرتا- انہوں نے مزید کہا شملہ معاہدہ اور اعلان لاہور قیام امن میں مددگار ثابت نہ ہوئے کیونکہ مسئلہ کشمیر نظر انداز کیا گیا- بھارت اگر سنجیدہ ہو تو دورہ میں توسیع ہو سکتی ہے-

پاکستان مذاکرات میں نیلسن منڈیلا کو ثالث تجویز کرے گا

[illegible] مذاکرات میں مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے جنوبی افریقہ کے سابق صدر نیلسن منڈیلا کا نام بطور ثالث تجویز کر سکتا ہے کہ جنرل پرویز مشرف امریکہ یا اقوام متحدہ کی بجائے کسی ایسی عالمی قدآور شخصیت کا نام تجویز کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جسے رد کرنا بھارت کے لئے مشکل ہو جائے- بھارت پہلے ہی مسئلہ کشمیر میں کسی تیسرے فریق کی مداخلت کو رد کر چکا ہے-

آگرہ میں حفاظتی انتظامات

آگرہ کے تاریخی شہر میں پاک بھارت مذاکرات کے پیش نظر تمام انتظامات کو حتمی شکل دے دی گئی ہے سرکاری حلقوں کے ذرائع کے مطابق دوسرے اضلاع سے بھی سپیشل پولیس منگوائی گئی ہے-

اکسیر بلڈ پریشر
رجسٹرڈ
تیار کردہ: ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax: 213966

خالص سونے کے زیورات
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212868 رہائش 212867
پروپرائٹر: اظہر احمد- مظہر احمد

Science Coaching
Qualified Staff available for
(O'Level, Matric & F.Sc.)
Physics, Chemistry, Maths, Biology
& Computer Subjects
Separate Classes for Ladies and Gents
ABACUS Soft
House of Small Business Automation
Computer Aided Science Coaching,
Computer Training, Ladies Internet Café
Urdu, English Composing and Designing
21/21 DARUL REHMAT EAST-A,
PHONE 04524-211668, 211839
Email: abacus@fsd.comsats.net.pk

لو و حبس کے موسم میں
سفوف مفرح قیمت -/45
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون 211538

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل- کریم آباد چورنگی- کراچی فون نمبر 6325511 - 6330334
پروپرائٹر:- میاں عبدالکریم غیور شاہ کوٹی